شذرات

ماہ محرم الحرام کے وسط میں رابطہ عالم اسلام کا اجلاس پانچ دن کے لئے مکہ مکرمہ میں منعقد ہوا، اور مکہ مکرمہ میں ہی رابطہ کا صدر دفتر بھی ہے دنیائے اسلام کے ہر نواحی اور ملکوں سے دانشو علماء اور سیاستدان شریک ہوئے۔ دنیا کے مسلمانوں کے لئے متعدد تجاویز منظور ہوئیں اور خاص طور ایران و عراق کی جنگ بند کرانے پر بڑا غور و خوض ہوا۔

اندرون سندھ سے مجھے مدعو کیا گیا تھا، باوجود طبع کی علالت کے کانفرنس کی اہمیت کو دیکھ کر میں بھی حاضر ہوا۔ اور سندھ میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت پر عربی میں ایک مقالہ بھی لکھا جو توی امید کہ وہ رابطہ کے مجلہ دعوۃ الحق میں چھپ جائے گا۔ اس مرتبہ احناف مقلدین کو بھی خاص اہمیت دی گئی تھی اور یہ سعودی حکومت کی بڑی وسعت قلبی ہے۔ اس کی نمائندگی پاکستان کے مشہور خطیب اور عالم علامہ عبدالقادر آزاد خطیب بادشاہی مسجد لاہور کر رہے تھے اور انہوں نے اس کا پورا حق ادا کیا۔ جزاہ اللہ خیرالجزاء۔ ہندوستان سے حضرت مولانا اسعد مدنی بھی تشریف لائے تھے اور وہاں کے جماعت اسلامی کے امیر بھی آئے ہوئے تھے ادھر پاکستان جماعت اسلامی کے اکثر زعما کانفرنس میں شریک تھے۔ جس میں میاں طفیل محمد صاحب اور حضرت مولانا جان محمد عباسی صاحب خاص طرح قابل ذکر ہیں۔ یہاں رابطہ کے لئے لکھے ہوئے عربی مقالہ کا اردو ترجمہ قسط وار پیش کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

ہر تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے قرآن کو اپنے بندہ پر اس لئے نازل کیا کہ وہ اقوام عالم کے لئے ڈرانے والا ہو، صلاۃ و سلام عالمی دعوہ کے صاحب پر ہمارے سردار محمدؐ اور ان کی اولاد اور ان کے

تمام صحابہ پر ہو۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد معلوم ہونا چاہیئے کہ ہمارے ملک سندھ (پاکستان کا عربی جغرافیہ میں جو نقشہ دیا گیا ہے وہ وہی ہے جو آج پاکستان کا ہے بلکہ اس سے بھی وسیع ہے۔ سندھ کے قدیم نقشوں میں کابل سندھ کی حدود میں داخل تھا۔ اس لیئے میرے استاذ علامہ عبیداللہ سندھی نے امام الائمہ امام ابوحنیفہ کو سندھی شمار کیا ہے کیونکہ ان کے اجداد کابل کے تھے۔

ہمارے ملک کی ماضی میں معارف اور اسلامی ثقافت میں بڑی شہرت ہے جس وقت دنیا جہل اور بدعات شنیعہ میں گرفتار تھی اور اوہام باطلہ کا اتباع ان کا شیوہ تھا کیا یہ سندھ کی عظمت نہ تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اسلام کی برکات اور علوم سندھ میں پہنچ گئے تھے، جیسے ہمارے ملک کے ایک محدث، کتاب المنافحۃ فی مرمتہ الخزانۃ کے مصنف مخدوم جعفر بوبکانی سندھی نے تحقیق فرمائی ہے اور یہ دسویں صدی کے بزرگ ہیں جو دنیا کے بڑے محدث محمد بن محمد بکری مکی کے شاگرد ہیں اس کی ایک دوسرے محدث اور فقیہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی سندھی نے تائید کی ہے جو کہ بارہویں صدی کے بزرگ ہیں اور مکہ مکرمہ کے بڑے محدث اور مفتی عبدالقادر کے شاگرد ہیں۔

مخدوم صاحب نے اپنی فتاوٰی میں جو کہ بیاض ہاشمی سے معروف ہے لکھا ہے۔ عن محمد بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر انہ وفد علیہ وفدان فی یوم واحد من السند وافریقیہ بسمعھم وطاعتھم واحال علی جمع الجوامع:

یعنی محمد بن علی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا کہ میرے پاس ایک دن میں دو وفد آئے ایک سندھ سے دوسرا افریقہ سے اور دونوں نے برضا و خوشی اسلام اور اطاعت کو قبول کیا۔ اس کو جمع الجوامع کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث اگرچہ مرسل ہے لیکن مرسل حدیث امام مقدام ابوحنیفہ نعمان اور امام دارالہجرہ مالک بن انس کے ہاں حجت ہے اور خاص طور پر جب اس حدیث کا تعلق حلال اور حرام سے نہ ہو اور یہ بھی لکھا ہے: ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ صحابہ کرام کو اپنا خط دے کر سندھیوں کی طرف بھیجا جب وہ سندھ میں ایک قلعہ میں آئے جس کو نیرن (حیدر آباد) کہا جاتا ہے تو وہاں کے کچھ لوگ اسلام لائے پھر ان صحابہ میں سے دو اپنے ایک

میزبان کو سے کر واپس لوٹے اور ان میں سے تین سندھ میں اقامت پذیر ہوئے اور اہل سندھ ان کے ہاتھوں پر اسلام لائے اور یہ صحابہ ان کو اسلام کے احکام بتاتے رہے اور وہیں سندھ میں ان کی وفات ہوئی اور ان کی قبریں بھی آج تک وہیں موجود ہیں۔ اس کو یہی جمع الجوامع کتاب کے حوالہ سے ذکر کیا ہے بیاض کے صاحب مخدوم محمد ہاشم فرماتے ہیں کہ میں نے اس کو مخدوم محمد جعفر بوبکانی کے خط سے لکھا ہوا پایا۔ اسی طرح میں نے اس کو مخدوم حافظ ابن مخدوم بایزید سے سُنا۔

میں کہتا ہوں کہ یہ کتاب جمع الجوامع جس پر ان احادیث کا حوالہ دیا گیا ہے یہ اس کتاب جمع الجوامع کا غیر ہے جس کو علامہ سیوطی شافعی نے لکھا ہے کیونکہ مخدوم محمد ہاشم نے مذکور عبارت پر ایک حاشیہ لکھا ہے کہ میں نے اس عبارت کو سیوطی کی کتاب جمع الجوامع میں محمد الاکبر بن علی بن ابی طالب معروف ابن الحنفیہ کے مراسیل میں تلاش کیا، وہاں نہ پایا پھر میں نے مذکور کتاب کی مراسیل محمد معروف باقر بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب میں اس گمان سے طلب کیا کہ اس میں انہوں نے دادا کی طرف منسوب کیا ہو لیکن وہاں بھی اس کو نہ پایا۔ باقی محمد اوسط اور محمد اصغر علی بن ابی طالب کے دو بیٹے، سیوطی نے ان کی جمع الجوامع میں کوئی روایت ذکر نہ کی ہے جس طرح اس کے مطالعہ کرنے والے پر مخفی نہیں ہے، تب معلوم ہوتا ہے کہ یہ جمع الجوامع کوئی دوسری کتاب ہے۔ سیوطی کی نہیں ہے۔